

از عدالتِ عظمیٰ

دی سٹیٹ آف بہار

بنام

دھیریندر اکمار و دیگر اراں

تاریخ فیصلہ: 27، اپریل 1995

[کے رامسوامی اور بی ایل، منسریا، جسٹس صاحبان]

حصول اراضی کا قانون، 1894:

دفعات 4، 6، 9، 17 (4) اور 5-اے۔ حکومت کو فوری طور پر قبضے کی ضرورت ہے۔
طریقہ کار۔ دفعہ 5-اے کے تحت تفتیش کرنا اور دفعہ 9 کے تحت نوٹس جاری کرنا اور 15
دن کے بعد قبضہ کرنا۔ دیوانی مقدمہ۔ چاہے برقرار رکھنے کے قابل ہو۔ عبوری حکم
اشناعی۔ کیا جاری کیا جاسکتا ہے۔ قرار پایا کہ: نہیں۔

حصول اراضی کے قانون کی دفعہ 4 (1) کے تحت ایک نوٹیفکیشن 13 فروری 1957 کو شائع
کیا گیا تھا جس میں متنازعہ زمین کے ساتھ ساتھ دیگر زمینوں کو عوامی مقصد کے لیے حاصل کیا گیا تھا،
یعنی ہاؤسنگ بورڈ کے ذریعے مکانات کی تعمیر۔ دفعہ 6 کے تحت اعلامیہ 27 مارچ 1957 کو شائع کیا گیا
تھا۔ زمین کا قبضہ 22 مارچ 1957 کو لیا گیا اور اسی دن ہاؤسنگ بورڈ کو دے دیا گیا۔ زمین پر کئی
تجاوزات کی گئی ہیں اور غیر مجاز تعمیرات کی گئی ہیں۔ ہاؤسنگ بورڈ کی جانب سے تجاوزات کرنے والوں
کو ان زمینوں سے نکالنے کے لیے اقدامات کیے گئے۔ مدعا علیہ نے ماتحت جج کی عدالت میں حق
دعویٰ رکھا اور عبوری حکم اشناعی کے لیے مجموعہ ضابطہ دیوانی کے آرڈر 39 قاعدہ 1 کے تحت ایک
عبوری درخواست دائر کی۔ ماتحت جج نے مقدمے کو قابل سماعت مسئلہ کے ساتھ پایا اور درخواست
گزاروں کو مدعی کے قبضے اور مقدمے کی زمین سے مستفید ہونے یا اس پر کھڑے کسی بھی ڈھانچے کو
مسمار کرنے میں کوئی خلل پیدا کیے بغیر مقدمے کے نمٹارے تک مدعا علیہ کو بے دخل کرنے سے

روکتے ہوئے حکم امتناعی منظور کیا۔ اپیل پر، عدالت عالیہ نے اس میں ترمیم کرتے ہوئے کہا کہ جمود برقرار رکھی جائے گی۔ اس لیے یہ اپیلیں۔

ان اپیلوں میں شامل سوال یہ تھا کہ کیا کوئی سول مقدمہ قابل سماعت ہے اور کیا عبوری حکم امتناعی نامہ جاری کیا جاسکتا ہے جہاں حصول اراضی کے قانون کے تحت کارروائی ایکٹ کی دفعہ 9 کے تحت جاری کردہ نوٹس کے مطابق کی گئی تھی اور مفاد الیہ اٹھانے والے کو قبضہ پہنچایا گیا تھا۔

اپیلوں کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1. حصول اراضی کے قانون کی توضیحات ریاست کے ذریعے زمین کے حصول کے لیے بنائی گئی ہیں جو عوامی مقصد کی تکمیل کے لیے ممتاز دائرے کے اختیار کا استعمال کرتی ہیں۔ یہ ایکٹ اپنے آپ میں ایک مکمل ضابطہ ہے اور اس کا مقصد عوامی مقاصد کی تکمیل کرنا ہے۔

2. ضروری مضمرات سے مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ 9 کے تحت مقدمے کا نوٹس لینے کے سول عدالت کے اختیار کو خارج کر دیا گیا ہے اور سول عدالت کو دفعہ 4 کے تحت نوٹیفکیشن کی صداقت یا قانونی حیثیت اور دفعہ 6 کے تحت اعلان کے سوال پر جانے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے، سوائے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت کارروائی میں عدالت عالیہ کے۔ لہذا، دیوانی مقدمہ خود برقرار رکھنے کے قابل نہیں تھا۔ جب ایسی صورت حال ہوتی ہے تو ٹرائل کورٹ کا یہ نتیجہ کہ پہلی نظر میں قابل سماعت مسئلہ ہے، ناقابل برداشت ہوتا ہے۔ مزید یہ کہ قبضہ پہلے ہی لے لیا گیا اور ہاؤسنگ بورڈ کے حوالے کر دیا گیا۔ لہذا حکم امتناعی دائرہ اختیار کے بغیر تھا۔ اس طرح ٹرائل کورٹ کی طرف سے دیا گیا اور عدالت عالیہ کی طرف سے تصدیق شدہ حکم امتناعی غیر قانونی ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 5753، سال 1995۔

پٹنہ عدالت عالیہ کے 7.2.86 کے فیصلے اور حکم سے متفرقہ درخواست نمبر 16، سال 1986۔

اپیل کنندہ کے لیے پر مود سوروپ۔

جواب دہندگان کے لیے ایس کے سنہا۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

اجازت دی گئی۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل 7 فروری 1986 کے فیصلے اور حکم سے پیدا ہوتی ہے جو پٹنہ میں پٹنہ عدالت عالیہ نے متفرق اپیل نمبر 16، سال 1986 میں منظور کیا تھا۔ حصول اراضی کے قانون، 1894 کی دفعہ 4(1) کے تحت ایک نوٹیفکیشن، (مختصر طور پر، 'ایکٹ') 13 فروری 1957 کو شائع کیا گیا تھا جس میں عوامی مقصد کے لیے دیگر زمینوں کے ساتھ متنازعہ زمین کا حصول کیا گیا تھا، یعنی ہاؤسنگ بورڈ کے ذریعے مکانات کی تعمیر، جسے پیپلز کو آپریٹو ہاؤس کنسٹرکشن سوسائٹی لمیٹڈ، پٹنہ کے نام سے جانا جاتا ہے۔ دفعہ 6 کے تحت اعلامیہ 27 مارچ 1957 کو شائع کیا گیا تھا۔ زمین کا قبضہ 22 مارچ 1957 کو لیا گیا اور اسی دن ہاؤسنگ بورڈ کو دے دیا گیا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ زمین پر کئی تجاوزات کی گئی ہیں اور غیر مجاز تعمیرات کی گئی ہیں۔ ہاؤسنگ بورڈ کی جانب سے تجاوزات کرنے والوں کو ان زمینوں سے نکلنے کے لیے اقدامات کیے گئے۔ اس کے سلسلہ کے طور پر، یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مدعا علیہ نے پٹنہ میں ماتحت جج-1 کی عدالت میں حق دعویٰ نمبر 85/329 رکھا اور عبوری حکم امتناعی کے لیے مجموعہ ضابطہ دیوانی کے آرڈر 39 قاعدہ 1 کے تحت ایک عبوری درخواست دائر کی۔ ماتحت جج نے 18 اکتوبر 1985 کے اپنے حکم میں مقدمے کو قابل سماعت مسئلہ پایا۔ اس کے مطابق، حکم امتناعی جاری کیا گیا، جس میں اپیل گزاروں کو مدعی کے قبضے اور مقدمے کی زمین سے مستفید ہونے یا اس پر کھڑے کسی ڈھانچے کو مسمار کرنے میں کوئی خلل ڈالے بغیر مقدمہ نمٹائے جانے تک مدعا علیہ کو بے دخل کرنے سے روک دیا گیا۔ اپیل پر، عدالت عالیہ نے اس میں ترمیم کرتے ہوئے کہا کہ 18 اکتوبر 1985 کی صورت حال کو برقرار رکھا جائے گا۔ اس طرح، خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیلیں۔

سوال یہ ہے کہ کیا کوئی سول مقدمہ قابل سماعت ہے اور کیا عبوری حکم امتناعی جاری کیا جاسکتا ہے جہاں حصول اراضی کے قانون کے تحت کارروائی ایکٹ کی دفعہ 9 کے تحت جاری کردہ نوٹس کے مطابق کی گئی تھی اور مفاد الیہ کو پہنچایا گیا تھا۔ ایکٹ کی توضیحات ریاست کے ذریعے زمین کے حصول کے لیے بنائی گئی ہیں جو عوامی مقصد کی تکمیل کے لیے ممتاز دائرے کے اختیار کا استعمال کرتی ہیں۔ ریاست کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ ایکٹ کے دفعہ 4 اور دفعہ 6 میں موجود قانونی تقاضوں کی تعمیل کرے اور کاغذات میں اشاعت کے محدود اور طریقہ کے اندر کار کے اقدامات نوٹیفکیشن اور اعلامیہ کی مناسب اشاعت کرے اور ایکٹ کے تحت تصور کردہ مقامی اشاعت جیسا کہ ایکٹ 68، سال 1984 کے ذریعے ترمیم کی گئی ہے۔ دفعہ 6 کے تحت اطلاعات اور اعلامیہ کی اشاعت میں، عوامی مقصد واضح ہو جاتا ہے اور فیصلہ کن ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد، ریاست حصول اراضی کے افسر کو

حصول اراضی کے ساتھ آگے بڑھنے اور ایوارڈ دینے کا اختیار دینے کی حقدار ہے۔ دفعہ 11 اے اب ایکٹ کے دفعہ 6 کے تحت تصور کردہ اشاعت کی آخری تاریخ سے 2 سال کے اندر ایوارڈ دینے کی حد مقرر کرتا ہے۔ کسی مناسب معاملے میں، جہاں حکومت کو فوری طور پر زمین پر قبضہ کرنے کی ضرورت ہو، وہ ایکٹ کی دفعہ 17 (4) کے تحت اختیارات کا استعمال کرے گی اور دفعہ 5-اے کے تحت تفتیش ختم کرے گی۔ اس پر، ریاست دفعہ 9 کے تحت فریقین کو نوٹس جاری کرنے کی حقدار ہے اور 15 دن کی میعاد ختم ہونے پر، ریاست ایوارڈ دیے جانے سے پہلے ہی فوری قبضہ کرنے کی حقدار ہے۔ بصورت دیگر، یہ دفعہ 12 کے تحت ایوارڈ کے بعد قبضہ کر لے گا۔ اس طرح یہ دیکھا جاسکتا ہے کہ یہ ایکٹ اپنے آپ میں ایک مکمل ضابطہ ہے اور اس کا مقصد عوامی مقاصد کی تکمیل کرنا ہے۔ لہذا، جیسا کہ فی الحال مشورہ دیا گیا ہے، ہم یہ سوچنے کے لیے مائل ہیں کہ ضروری مضمورات کے ذریعے مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ 9 کے تحت مقدمے کا نوٹس لینے کے سول عدالت کے اختیار کو خارج کر دیا گیا ہے، اور سول عدالت کو دفعہ 4 کے تحت نوٹیفیکیشن کی صداقت یا قانونی حیثیت اور دفعہ 6 کے تحت اعلامیے کے سوال پر جانے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے، سوائے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت کارروائی میں عدالت عالیہ کے۔ لہذا، سول مقدمہ خود برقرار رکھنے کے قابل نہیں تھا۔ جب ایسی صورتحال ہوتی ہے تو ٹرائل کورٹ کا یہ نتیجہ کہ پہلی نظر میں قابل سماعت مسئلہ ہے، ناقابل برداشت ہوتا ہے۔ مزید یہ کہ قبضہ پہلے ہی لے لیا گیا اور ہاؤسنگ بورڈ کے حوالے کر دیا گیا۔ لہذا حکم امتناعی دائرہ اختیار کے بغیر تھا۔

اس طرح ٹرائل کورٹ کی طرف سے دیا گیا اور عدالت عالیہ کی طرف سے تصدیق شدہ حکم امتناعی غیر قانونی ہے۔ اس کے مطابق اپیل کی اجازت ہے اور پچھلی عدالتوں کے احکامات کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے، لیکن، حالات کے تحت، بغیر کسی قیمت کے۔

اپیل منظور کی گئی۔